

میلادِ رسول اور اساطین امت

محمد راحت خان قادری

بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

www.faizanetajushshariya.com

☆ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ☆

نام کتاب	میلا در رسول ﷺ اور اساطین امت
مرتب	محمد راحت خان قادری..... شاہجہانپوری
پروف ریڈنگ	مفتی محمد معین الدین خان برکاتی
صفحات	29
سال اشاعت	۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۵ء
ناشر	المکتب النور بریلی شریف یوپی

PUBLISHER:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com

میلا و مبارک کے موضوع پر قرآن وحدیث اور اقوال خلف و سلف پر مشتمل
ایک مختصر اور جامع رسالہ

میلا در رسول ﷺ اور اساطین امت

محمد راحت خان قادری
بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور

شکارپور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

شرف انتساب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ..... (وفات ۱۳۴۰ھ)
 صدر الشریعہ بدرالطریقہ علامہ الشاہ امجد علی اعظمی قدس سرہ..... (وفات ۱۳۶۷ھ)
 مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہ..... (وفات ۱۴۰۲ھ)
 جلالتہ العلم علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی قدس سرہ..... (وفات ۱۳۹۶ھ)
 صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبدالکیم اختر خان شاہجہانپوری قدس سرہ..... (وفات ۱۴۰۲ھ)

غبار در اولیا و سادات

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

رکن المکتب النور، بانی و ناظم دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نذر عقیدت

میں اپنی اس ادنیٰ و حقیر کاوش کو اپنے مرشد و مربی وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الاسلام و المسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان قادری از ہری دامت برکاتہم العالیہ کی نذر کرتا ہوں جن کا وجود مسعود سواد اعظم اہلسنت و جماعت کے لیے نشان امتیاز ہے، جن کا نقش قدم بھلکتی سسکتی انسانیت کے لیے اس فتنوں بھرے دور میں نشان راہ منزل ہے، جن کی شخصیت ہند و سندھ، عرب و عجم اور شرق و غرب میں مشہور و معروف اور مقبول و محترم ہے، جن کی نگاہ فیض سے میرے دل کے اندر کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اپنے مشفق اساتذہ کرام اور والدین کریمین کی نذر کرتا ہوں جن کی دعائیں اور محنتیں ہر مشکل وقت میں مجھ کو آسانیاں فراہم کرتی ہیں۔

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

دعائے کلمات

نبیرہ میر عبد الواحد بلگرامی، اولاد رسول، میر سید شاہ محمد حسین میاں صاحب
دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ واحدیہ بلگرام شریف

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اللہ تبارک و تعالیٰ کو پسند
ہے یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے اب تک برابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ذکر ہوتا چلا آرہا ہے۔ آج بھی عاشقین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرکار کی
محفلیں سجاتے اور رچاتے ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد منا کر
اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا خراج پیش کرتے ہیں۔

کچھ شیطان صفت انسان اس جہان میں ایسے بھی ہیں جو حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں بظاہر محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں لیکن ہر اس بات
میں الجھنے اور خامیاں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی عظمت و بڑائی اور آپ کی شان و شوکت کا اظہار ہو۔ میلاد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سرکار کے فضائل و مناقب اور آپ کی ولادت طیبہ کے
احوال بیان کیے جاتے ہیں تاکہ سرکار کی عظمت ہمارے دلوں میں اور پختگی کے

ساتھ بیٹھ جائے اور سرکار سے محبت میں اضافے کا سبب بنے، اس کو بھی کچھ لوگوں
نے کفر و شرک بک کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو بہکانے کی شیطانی کوشش کی
لیکن وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ گزشتہ چند سالوں سے کچھ
بد مذہب میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے کے خلاف چھوٹے چھوٹے
رسالے تقسیم کر رہے ہیں۔ عوام کی ضرورت کے اعتبار سے کوئی ایسا کام ہونا
چاہیے تھا۔

قابل مبارک باد ہیں عزیز القدر، محبت محترم مفتی محمد راحت خان قادری
بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ کہ جنہوں پر وقت ضرورت کو سمجھا اور
مدلل مگر مختصر ایک رسالہ بنام ”میلاد رسول اور اساطین امت“ ترتیب دیا، جو ان
شاء اللہ عوام و خواص کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ موصوف ہمہ وقت دین اسلام کی
ترویج و اشاعت کے لیے کوشاں رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دینی منصوبوں کو پایہ
تکمیل کو پہنچائے اور ان کو مزید دینی و قلمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

سید حسین احمد واحدی بلگرامی
مقیم حال بریلی شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گزارش و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

ایک محب جب اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے یا سنتا ہے تو یہ مقام اس کے لیے مقام اطناں ہوا کرتا ہے عشق و محبت کی جو آگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ محبوب کا تذکرہ چھڑتے ہی بھڑک اٹھتی ہے، اسی عشق و محبت میں مست ہو کر وہ اپنے محبوب کی خوبیوں کو بیان کر کے اپنی روح و قلب کو سامان تسکین مہیا کرتا ہے۔ محفل میلاد رسول میں نور مجسم باعث تخلیق عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاق پاک و صاف ہو کر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں، بیان ہوتا ہے نور و ظہور اور معجزات و کرامات کا جو وقت ولادت و رضاع اور قبل اعلان نبوت و بعد اعلان نبوت ظاہر ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو کچھ معجزات و فضائل بیان کیے جاتے ہیں وہ یا تو روایتیں ہوتی ہیں یا ان سے ماخوذ کہ جن کو صحابہ نے مجالس تابعین میں بیان فرمایا اور تابعین نے مجالس تبع تابعین میں بیان کیا اس طرح قرناً بعد قرن یہ ذکر ہوتا ہوا ہم تک پہنچا۔ اگر یہ ذکر مبارک ممنوع ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرن اول میں ہی زبان کو اس سے بند کر لیتے، نہ وہ فضائل و مناقب ہم تک پہنچتے نہ ہم ان کو محافل و مجالس سجا کر بیان

کر پاتے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے میلاد مبارک کو منانا یہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور آپ سے غایت درجہ محبت کے اظہار اور دل مضطر کو تسلی دینے کے لیے ہوتا ہے جو کہ شریعت مطہرہ میں مطلوب ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ (البقرة ۲/۲۳۱) اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے۔ (کنز الایمان)

(۲) وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا (النحل ۱۶/۱۸) اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔ (کنز الایمان)

(۳) يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا (النحل ۱۶/۸۳) اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہوتے ہیں۔ (کنز الایمان)

(۴) وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ (النحل ۱۶/۱۱۴) اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔ (کنز الایمان)

(۵) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قُلُوبَهُمْ ذَارَ الْبُؤَادِ (ابراہیم ۱۴/۲۸) کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا۔ (کنز الایمان)

مذکورہ آیات میں رب تبارک و تعالیٰ نے نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و امام بخاری اور علامہ زرقانی وغیرہ نے فرمایا ہے کہ ”نعمت اللہ“ سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ لہذا ان آیات سے معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو

یاد کرنے کا ہمیں جا بجا حکم فرمایا ہے۔

(۱) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبة ۱۲۸/۹) بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔ (کنز الایمان)

(۲) لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران ۱۶۴/۳) بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔ (کنز الایمان)

(۳) قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ (المائدة ۱۵/۵) بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (کنز الایمان)

(۴) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (انبیاء ۱۰۷/۲۱) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنز الایمان)

(۵) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (الفتح ۸/۲۸) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر

سناتا۔ (کنز الایمان)

بنظر اختصار مذکورہ پانچ ہی آیات پر اقتصار کہ جن سے معلوم چلتا ہے کہ خود قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشیوں کے ساتھ منانے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔

(۱) حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے: جاء العباس الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فكأنه سمع شيئاً، فقام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر، فقال من انا؟ فقالوا انت رسول الله عليك السلام. قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب، ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم فرقة، ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة، ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة، ثم جعلهم بيوتاً، فجعلني في خيرهم بيتاً وخيرهم نسباً. (الجامع للترمذی کتاب الدعوات رقم الحديث: ۳۵۳۲)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس وقت ان کی کیفیت ایسی تھی) گویا انہوں نے کچھ سن رکھا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا آپ پر سلام ہو، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں عبد اللہ کا بیٹا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس مخلوق میں سے بہترین گروہ کے اندر مجھے پیدا فرمایا اور پھر اس کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا اور ان میں سے بہترین گروہ میں مجھے پیدا فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے

اس حصے کے قبائل بنائے اور ان میں سے بہترین قبیلہ کے اندر مجھے پیدا کیا اور پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اور نسب میں پیدا فرمایا۔

(۲) عن المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن ابيه عن جده قال ولدت انا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام الفيل. الحديث (الجامع للترمذی باب ماجاء فی ميلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقم الحديث: ۱۵۵۱)

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

(۳) عن واثلة بن الاسقع يقول سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول "ان الله اصطفى كنانة من ولد اسمعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بنی هاشم واصطفاني من بنی هاشم". (صحيح مسلم كتاب الفضائل باب فضل نسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقم الحديث: ۵۹۳۸)

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں اولاد کنانہ کو، اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو، اور قریش سے اولاد ہاشم کو، اور اولاد ہاشم سے مجھ کو۔

(۴) عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظة علی

حکم سعد بعث رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اليه قريبا منه فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قوموا سيدکم (مشکوۃ المصابیح ۲۰۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم تجویز کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس اطلاع بھیجی اور وہ قریب ہی تھے تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر حاضر ہوئے جب دربار رسالت کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

(۵) عن عائشة كان النبی علیہ السلام اذا دخل علیها (الفاطمة) قامت الیه فاخذت بیده فقبلته واجلسته فی مجلسها. (مشکوۃ المصابیح ۲۰۲)

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ جب حضور نبی کریم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور آپ کا دست مبارک لے کر اس کو بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی خاص جگہ میں بٹھاتیں۔

(۶) کَمَا رَوَى أَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَ ابونعیم عن العُرباضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّ أَدَمَ لَمْ يُجَدِلْ فِي طِينَةٍ وَ سَأْخِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَ بَشَارَةُ عِيسَى وَ رُؤْيَا

أَمْسَى اللَّيْلُ رَأَتْ وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ. (الخصائص الكبرى ص: ۴۶)

”یعنی عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میں خدا کا بندہ اور خاتم الانبیاء ہوں۔ اس وقت سے کہ آدم ہنوز مٹی میں ملے ہوئے تھے اور دیکھو میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور عیسیٰ کی خوشخبری ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ اسی طرح اور انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی تھیں اور میری ماں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل نظر آنے لگے۔“

(۷) حدثنا عبد الله حدثني ابي ثنا ابوالنصر ثنا الفرح ثنا لقمان بن عامر قال سمعت ابا امامه قال: قلت يا نبي الله ما كان اول بدع امرك قال دعوة ابي ابراهيم وبشرى عيسى ورات امي انه يخرج منها نور اصاءت منها قصور الشام. (مسند امام احمد حنبل ۲۶۲/۵)

یعنی ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میری والدہ نے وقت پیدا ہونے میرے یہ دیکھا کہ اُن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے قصور شام

منور ہو گئے۔“

مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اپنے میلاد کا تذکرہ فرمایا۔

تفسیر روح البیان میں زیر آیت کریمہ ”مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ (الفتح ۲۹/۴۸) یوں ہے:

(۱) ومن تعظيمه عمل المولد اذ الم يكن فيه منكر (تفسير روح البیان ۵۶/۹) یعنی عمل مولد شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے جب تک اس میں شی منکر نہ ہو۔

(۲) ثوبية عتيقة ابي لهب اعتقها حين بشرته بولادته عليه السلام وقد رئي ابولهب بعد موته في النوم فقيل له ما حالك فقال في النار الا انه خفف عني كل ليلة اثنين. (مواهب اللدنية ۲۷/۱)

ثوبیہ (ابولہب کی لونڈی) کو ابولہب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں جو اس نے ابولہب کو خوش خبری پہنچائی تھی آزاد کر دیا تھا۔ ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس (ابولہب) نے کہا کہ دوزخ میں ہوں لیکن ہر دو شنبہ کی رات کو میرا عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔

(۳) ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده عليه

السلام و يعملون الولائم و يتصدقون في ليلته بانواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيّدون في المبرات و يعتنون لقراءة مولده الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم. (مرجع سابق)

تمام اہل اسلام ہمیشہ سے اس ماہ مبارک میں جس میں حضور رحمۃ للعالمین نے ظہور فرمایا بڑی بڑی محفلیں کرتے ہیں اور نہایت خوشی سے کھانے کھلانے اور تمام راتوں میں فقر پر طرح طرح کے صدقات و خیرات کر کے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں اور مولود شریف میں نعت خوانی کرتے ہیں اس لیے ان پر تمام قسم کی برکتیں اور فضل ظاہر ہوتے ہیں۔

(۴) و مما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام و بشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليلته شهر مولده المبارك اعياداً ليكون اشد علة على من في قلبه مرض و عناد. (مرجع سابق)

(مولود شریف کے کرنے میں) تجربہ کیا گیا ہے کہ کرنے والے کے لیے اس سال ان کے گھر میں امن رہتا ہے اور دنیا کی تمام مرادیں اور مطلب اور حاجتیں حاصل ہونے کی خوشی ہے پس رحم کرے اللہ تعالیٰ ان پر جو مولود شریف کے مہینے کی راتوں کو عید بناتے ہیں تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور بغض کی بیماری ہے ان کے لیے شدت سے بیماری ہو۔

(۵) لا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر البلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي صلى الله عليه وسلم و يفرحون بقدم هلال ربيع الأول و يلبثون بالشباب الفاخرة و يتزينون بانواع الزيت و يتطيّبون و يكتحلون و ياتون بالسرور في هذه الأيام و يبذلون على الناس بما كان عندهم و يهتمون اهتماماً بليغاً على اسماع قراءة مولد النبي صلى الله عليه وسلم و ينالون بذلك اجراً جزيلاً وفوزاً عظيماً. و مما جرب عن ذلك انه وجد في تلك الأيام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد المال والأولاد ودوام الأمن والأمان في البلاد والأمصا والسكون والقرار في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلى الله عليه وسلم. (مولد النبي، للشيخ ابن جرير الشافعي)

ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین، (زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً) اہل مصر و یمن و شام اور تمام ملک عرب مشرق سے مغرب تک مولود شریف کی مجلس کرتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کے آنے کی خوشیاں مناتے ہیں اور عمدہ عمدہ فاخرہ لباس پہنتے اور قسم قسم کی زینتیں روشنی اور خوشبوؤں سے کرتے اور سرمہ لگاتے ہیں، خوشی اور خرمی کرتے ہوئے آتے ہیں اور لوگوں کو جو کچھ ان کے پاس ہے بذل اور بخشش کرتے ہیں اور بڑے بڑے اہتمام مولود شریف کے سننے میں بجالاتے ہیں اور اس سے اجر جزیل اور مراد عظیم کو حاصل کرتے ہیں اور مولود شریف کا عمل مجرب

ہے جوان دنوں میں کیا جاتا ہے۔ مال میں کثرت اور برکت مع سلامتی اور عافیت کے اور کثادگی رزق اور زیادتی مال و اولاد کی اور ہمیشہ رہتا ہے امن و امان اس ملک یا شہروں میں اور مولود شریف کی برکت سے گھروں میں سکون و قرار ہوتا ہے۔

(۶) ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في ليليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون لقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بر كاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام وبشرى عاجل بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليلالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد. (ما ثبت بالسنة ص: ۷۹)

اور اہل اسلام ہمیشہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں محفل کرتے ہیں، کھانے کھلاتے ہیں، اس مہینے کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات کرتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں، اچھے اچھے کاروبار نیک میں زیادتی پکڑتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مولود شریف پڑھتے ہیں، ان پر ہر ایک قسم کے فضل عمیم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور مولود شریف کی مجرب خاصیت یہ ہے کہ اس سال بھر میں امن و امان ہے اور حاجت روائی اور مطلب برآری کی بڑی بشارت ہے۔ پس اس شخص پر رحم کرے جو مولود کے مہینہ کی راتوں کو عید بنائے

تاکہ اس پر جس کے دل میں مرض عدوات (رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور عناد ہے سخت علت ہو۔

(۷) حضرت امام نبوی شارح صحیح مسلم کے استاذ و شیخ، حضرت شیخ الاسلام شہاب الدین ابی محمد عبدالرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم معروف بہ ابی شیبہ رحمہم اللہ تعالیٰ ”مولود مبارک کو ہیئت کذا سیہ ملتزمہ موقتہ“ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع في زماننا من هذا القيل ما كان يفعل بمدينة اربل جبرها الله كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الصدقات والمعروف وازهار الزينة والسرور، فان ذلك مع ما فيه من لأحسان الى الفقراء مشعر بمحبة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله، وشكر الله تعالى على ما من به ايجاد رسوله الذي أرسله رحمة للعلمين صلى الله عليه وسلم وعلى جميع المرسلين، وكان اول من فعل ذلك بالموصل الشيخ عمر بن محمد الملاء احد الصالحين المشهورين، وبه اقتدى في ذلك صاحب اربل وغيره رحمهم الله تعالى. (الباعث على انكار البدع والحوادث ص: ۱۱)

نہایت نیک کاموں میں سے ایک بات یہ ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوئی ہے، جو خاص طور پر شہر اربل میں کی جاتی ہے۔ نیک کرے اللہ تعالیٰ اس کو جو ہر سال آج کے دن جو موافق اس دن سے ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی پیدائش کا دن ہے۔ صدقات سے، نیکی اور خدا کی فرماں برداری، زینت اور خوشی سے اور اس میں فقر پر تقسیم طعام وغیرہ انعام سے کیا جاتا ہے، یعنی احسان کیا جاتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے، ان کی تعظیم اور عظمت و جلالت مولود شریف کے کرنے والے کے دل میں پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر کیا جاتا ہے کہ اس نے ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو سارے جہان اور تمام مرسلین کے لیے رحمت ہیں۔ سب سے پہلے یہ کام شہر موصل میں شیخ عمر بن محمد علیہ الرحمہ نے کیا جو سردار، صالحین، دین دار اور مشہورین میں تھے۔ پھر بادشاہ اربل (مظفر الدین) وغیرہ سلاطین نے ان کی ہی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔

(۸) ثم لا زال أهل الاسلام في سائر الأقطار والمدن والكبار يحتفلون في شهر مولده ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاتہ كل فضل عميم. ملخصاً (المولد الروی فی مولد النبی ص: ۵، ۴)

یعنی پھر اہل اسلام تمام اطراف و اقطار اور بڑے بڑے شہروں میں ہمیشہ میلاد شریف کی محفلیں بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے اور خوب دل لگا کر پڑھتے اور ان پر میلاد مبارک کی ایسی برکتیں ظاہر ہوتیں جس سے ہر طرح کا فضل عمیم ہے۔

(۹) فانه شهر امرنا باظهار الجور فيه كل عام. (مجمع

البحار ص: ۵۵۰)

یعنی یہ ماہ (ربیع الاول) ایسا ہے کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر سال (میلاد رسول کے موقع پر) خوشی و اکرام ظاہر کیا کریں۔

(۱۰) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں: ”كنت اصنع في ايام المولد طعاماً صلة بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فلم يفتح لي في سنة من السنين شيء اصنع به طعاماً فلم اجد الا حمصاً مقلياً فقسمته بين الناس فرأيتہ صلى الله عليه وسلم وبين يديه هذه الحمص مبتهجا بشاشاً“۔ (درثمین فی مبشرات النبی الامین ص: ۸)

یعنی میں ایام مولد شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز کانگر کیا کرتا تھا ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا، میں نے لوگوں میں وہی چنے تقسیم کر دیے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ وہی چنے سرکار کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور سرکار شاد و مسرور ہیں۔

(۱۱) كنت قبل ذلك بمكة المعظمة في مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویذکرون اراء صاته التي ظهرت فی ولادته ومشاهدہ (قبل بعثته صلی اللہ علیہ وسلم) فرأيت انواراً سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولا أقول ببصر الروح فقط اللہ اعلم کیف کان الأمر بین هذا أو ذاك

فتأملت تلك الأنوار فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورأيت يخالط أنوار الملائكة بأنوار الرحمة. (فيوض الحرمين ص: ۲۶، ۲۷)

میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک میں تھا میلاد شریف کے روز لوگ جمع تھے اور وہ معجزات بیان کر رہے تھے جو کہ ولادت مبارک کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے ایک بارگی انوار ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا میں نہیں کہتا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہتا ہوں کہ روح کی آنکھوں سے دیکھا، فقط خدا جانے کیا امر تھا، میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان ملائکہ کا ہے جو ایسی مجالس و مشاہد پر موکل ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔

(۱۲) در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد می شود۔ اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک دوروز پیش ازین قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس وزیادہ ازان فراہم می آیند و درودی خوانند بعد ازاں کہ فقیر می آید می نشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان می آمد و آن چہ در احادیث و اخبار شہادت ایں بزرگاں وارد شدہ نیز بیان کردہ می شود بعد ازاں ختم قرآن و پنج آیت خوانندہ بر ما حاضر فاتحہ نمودہ می آید۔ پس اگر ایں چیز ہائز فقیر جائز نمی بود اقام براں اصلاً نمی کرد۔

باقی ماند مجلس مولود شریف پس حالش ایں است کہ بتاریخ دواز دہم شہر ربیع الاول ہمیں مردم کہ موافق معمول سابق فراہم شدند۔ در خواندن درود شریف

مشغول گشتند۔ فقیر می آید، اولاً از احادیث فضائل آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مذکور می شود، بعد ازاں بہ ذکر ولادت باسعادت و بندے از حال رضاع و حلبہ شریف و بعضے از آثار کہ دریں آوان ظہور آمد بمعرض بیان می آید۔ پس بر ما حاضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خوانندہ تقسیم آن بحاضرین مجلس می شود۔ (الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم ص: ۱۰۴)

یعنی پورے سال میں فقیر کے گھر دو مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ پہلی مجلس عاشورہ یا اس سے ایک دو دن پہلے تقریباً چار پانچ سو، بلکہ تقریباً ہزار یا اس سے بھی زائد لوگ جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد فقیر آکر بیٹھتا ہے اور حضرات حسنین کریمین کی جو فضیلتیں صحیح حدیث میں وارد ہوئی ہیں وہ بیان کی جاتی ہیں۔ اور ان بزرگوں کی شان میں کو کچھ احادیث و اخبار میں آیا ہے وہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ختم قرآن اور پنج آیت پڑھ کر جو کچھ موجود ہوتا ہے اس پر فاتحہ دی جاتی ہے۔ لہذا اگر یہ چیزیں فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں تو ہرگز ان کی طرف پیش قدمی نہ کرتا۔

(دوسری مجلس) رہی مولود شریف کی مجلس تو اس کا حال یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ میں وہی مذکورہ معمول کے مطابق لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن خوانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ فقیر آتا ہے اولاً احادیث سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں بیان کی جاتی ہیں اس کے بعد ولادت باسعادت، مختصر رضاعت کا حال، حلبہ مبارکہ اور بعض وہ آثار جن کا ظہور ان مواقع سے ہوا تھا وہ سب بیان کیے جاتے ہیں، پھر ماہر کھانا یا شیرینی پر فاتحہ

پڑھ کر مجلس میں حاضر ہونے والے لوگوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱۳) مشہور مورخ و سیرت نگار علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمہ

اللہ علیہ التوفی ۷۴۲ھ تحریر فرماتے ہیں۔

وَقَدْ اسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ لَصْلًا مِّنَ السُّنَنِ وَكَذَا

الْحَافِظُ السُّيُوطِيُّ وَرَدًا عَلَى الْفَاكِهَانِيِّ الْمَالِكِيِّ فِي قَوْلِهِ إِنَّ عَمَلَ

الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَذْمُومَةٌ (السيرة الحلیة ۸۴/۱)

”حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی اور حافظ الحدیث علامہ جلال الدین

سیوطی شافعی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور فاکہانی

مالکی (منکر میلاد) کا اس کے اس قول میں کہ ”میلاد شریف بدعتِ سیئہ ہے“

رد کیا۔“

(۱۴) علامہ امام سیوطی علیہ الرحمة سے یہ سوال کیا گیا۔

”سُئِلَ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

فِي شَهْرِ رَجَبِ الْاَوَّلِ مَا حُكِمَ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعُ؟ وَهَلْ هُوَ مَحْمُودٌ

لَوْ مَذْمُومٌ؟ وَهَلْ يُثَابُ فَاعِلُهُ اَوْ لَا؟

رجب الاول کے مہینے میں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منانے کے

بارے میں پوچھا گیا کہ شریعت اسلامی میں اس کا کیا حکم ہے، آیا میلاد منانا قابل

تعریف ہے یا مذموم؟ اور میلاد منانے والے کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

تو آپ نے اس کا جواب ان الفاظ میں عنایت فرمایا:

”الْجَوَابُ : عِنْدِي أَنَّ لِعَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِي هُوَ اجْتِمَاعُ

النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَنَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَرَوَايَةُ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَأِ أَمْرِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ فِي مَوْلِدِهِ مِنَ الْآيَاتِ ثُمَّ

يُمَكِّلُهُمْ سِمَاطٌ يَأْكُلُونَهُ وَيَنْصَرِفُونَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الْبِدْعِ

الْحَسَنَةِ الَّتِي يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالِاسْتِشْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ“ (حوالہ:

الحاوی للفتاویٰ ۱۸۹/۱)

میرے نزدیک میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ لوگوں کا جمع ہونا،

قرآن سے جو میسر آئے اس کی تلاوت کرنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

تخلیق میں وارد احادیث کو بیان کرنا وغیرہ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد

میں واقع قرآنی آیات کو بیان کرنا، پھر حاضرین کے لئے (نیاز و نگر کا) دسترخوان

بچھایا جاتا ہے، جس پر وہ لوگ کھاتے ہیں اور بغیر زیادتی کے اس پر خرچ کرتے

ہیں، یہ ساری باتیں بدعاتِ حسنہ میں سے ہیں جن کا کرنے والا ان کے کرنے

کے سبب ثواب پاتا ہے اس لئے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبے

کی تعظیم ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد شریف سے خوش ہونا اور خوشی کا

اظہار کرنا ہے۔

(۱۵) علامہ ابو زکریا حنبلی فرماتے ہیں:

ان يتنهض الاشراف عند سماعه قياماً صفوفاً او جثياً على

الركب. (طرب الكرام ص: ۹)

یعنی ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیانِ ولادت کے آداب میں ہے کہ صفہ اشرف کھڑے ہوں یا سوار۔“

مذکورہ آثار اور اقوال خلف و سلف سے یہ ثابت ہوا کہ سرکار کا میلاد مبارک منانا صحابہ تابعین بلکہ تمام مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے، اور یہی حقیقت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد مبارک منانا اللہ رب العزت کی سنت، خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت بلکہ سارے انبیائے کرام کی سنت ہے۔ یہ وہی ذات بالاصفات ہی تو ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا، جہاں جہاں مجھے یاد کیا جائے گا تمہارا بھی چرچا ہوگا بے تمہاری یاد کے ایمان ہرگز پورا نہ ہوگا۔ آسمانوں کے طبقات اور زمینوں کے تمام پردے تمہارے ہی نام نامی سے گونجیں گے، موزن اذانوں میں اور خطبہ و ذاکرین اپنی مجالس و محافل میں، واعظین منابر پر، طلباء و مدرسین مدارس میں اور قلم کار و مصنفین اپنی نگارشات و تصانیف میں ہمارے ذکر کے ساتھ تمہیں یاد کریں گے، میں آسمانی کتابیں نازل کروں گا ان میں تمہاری میلاد کے ذکر کے ساتھ تمہاری مدح و ستائش اور جمال صورت و کمال سیرت ایسی توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری جانب جھک جائیں گے اور وہ آپ کے ایسے گرویدہ ہو جائیں گے کہ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری عظمت شان کو گھٹانا چاہے یا تمہارے فضائل و کمالات کو مٹانا چاہے وہ کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ اسی وعدے کا نتیجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ صد ہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالنے کے لیے کوشاں ہیں

اور چاند پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش میں لگے رہے لیکن اپنے غلیظ مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے آج بھی چہار دانگ عالم میں ہر سو ان کی ہی عظمت کا چرچا ہے۔ حضور صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشقوں نے آپ سے اپنی محبتوں کا خراج مختلف انداز میں پیش کیا ہے اور قیام قیامت تک اپنی الفت و محبت کا اظہار کرتے رہیں گے۔ محفل میلاد کا قیام بھی اسی جذبے کے تحت ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا جو کہ مسلمان اور عاشقین مصطفیٰ کے لیے باعث خوشی ہے اور دشمنان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پریشانی کا سبب۔ الحمد للہ! آج بھی اہل ایمان برابر محافل میلاد مقدس سجاتے ہیں اور سرکار کی نعتوں کے نغموں کی شیریں آواز بلند کرتے رہتے ہیں۔ لہذا سواد اعظم کے خلاف اگر کوئی طاقت اپنی آواز کو بلند کرنا چاہے تو وہ ہرگز مسموع نہ ہوگی۔

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اتبعوا السواد الأعظم فإنه من شذَّ شذَّ في النار. (مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام ۳۰/۱)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سواد اعظم (جمہور علماء و مسلمین) کی پیروی کرو جو کوئی جماعت جمہور علماء و مسلمین سے دور ہوا، وہ جدا ہوا دوزخ میں۔

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله لا يجمع امتي أو قال امة محمد على ضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذَّ شذَّ في

النار. (مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام ۳۰/۱)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہے اور جو کوئی جماعت سے الگ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فارق الجماعة شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه. (مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام ۳۱/۱)

یعنی حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا تو تحقیق کہ اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال دیا۔

رب تبارک و تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زیادتی محبت کا سبب بنائے۔ اللھم ارزقنا حب حبیبہ هذا النبی الامین الکریم علیہ وعلى آله اکرم الصلاة والتسليم. آمین یا رب العالمین۔

اس مجموعے کا اصل سبب محبت محترم گرامی قد ریثم عباس قادری رضوی صاحب ہیں جنہوں نے اکابر علمائے کرام کے دس رسائل کو تحقیق و تخریج اور جدید طرز پر ترتیب دیا انہوں نے مجھ سے چند الفاظ لکھنے کے لیے فرمایا تو ان کے حکم کی تعمیل کے لیے چند کتابوں کو

سامنے رکھ کچھ لکھا اور ان کے حوالے کر دیا موصوف نے تصحیح بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عالی جناب امین رضا خان بریلوی نے مجھ سے اصرار کیا کہ اس میں کچھ اضافہ کر کے اس کو شائع کر دیا جائے تاکہ عوام اس سے فائدہ حاصل کرے، ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر کے پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین
مخلصانہ عرض ہے کہ اگر بشری تقاضے سے کہیں غلطی رہ گئی ہو تو براہ راست مجھ کو مطلع فرمائیں تاکہ شکریہ کے ساتھ اس کی تصحیح کر لی جائے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

فروغ اہلسنت کیلئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

- ۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔
 - ۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
 - ۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔
 - ۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
 - ۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً تقریراً وعظاً مناظرۃ اشاعت دین و مذہب کریں۔
 - ۶۔ حمایت مذہب و رد بد مذہبیاں میں مفید کتب رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
 - ۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
 - ۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے داعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
 - ۹۔ جو ہم میں قابل کارموجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
 - ۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کی حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں تقسیم و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد کہ ”آخر زمانے میں دین کا کام بھی ورہم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۳۳)

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chaudhari Near Faridapur, Izzatnagar

Bareilly Shareef (U.P.) India Pin243122

Mob: +91-9457919474, +91-9058145698

E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com

Website: faizanetajushshariya.com